خطبہ جمعۃ المبارک

- قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال
- ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا
- اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔
- اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فاورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 68

رمضان المبارک کے بعد

آپ میں کیا تبدیلیاں آنی چاہییں؟

((اِنَّ الحَمْدَ لِلّٰہِ نَحمَدُہُ وَ نَسْتَعِینُہُ، مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن یُضْلِلْ فلا ھَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا اتقُوْا للّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُم مُّسْلِمُونَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُوْا اللّٰہَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰہَ كَانَ عَلَيْكُمْ

رَقِيبًا، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا، يُصْلِح لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ و خيرَ الهدي هديُ محمدٍﷺ و شرَّ الأمورِ محمدثاتُها و كلَّ بدعةٍ ضلالةٌ و كلُّ ضلالةٍ في النارِ۔))

تمہید:

جس طرح کسی بھی محکمے میں جاب کے لئے اس کی بنیادی ٹریننگ ضروری ہوتی ہے کسی بھی دکان میں کام کرنے والے ملازمین کو ہفتے دو ہفتے ٹریننگ دی جاتی ہے، تو اس کے بعد پوری زندگی ریٹائر ہونے تک وہ اسی ٹریننگ کی روشنی میں جاب کرتا ہے۔

اسی طرح رمضان المبارک کا پورا مہینہ ہماری ٹریننگ ہوئی کہ ہم اگلے گیارہ ماہ اور زندگی کے بقیہ ماہ وسال اسی طری کی دینداری میں گزاریں گے۔

رمضان المبارک کے بعد اگر تو اسی طرح کی دینداری ہمارے اندر موجود ہے تو سمجھ لیں کہ رمضان المبارک کی وجہ سے ہماری زندگی میں تبدیلی آ گئی ہے۔

اور اگر جس طرح کی بے راہ روی اور بے دینی والی زندگی ہم پہلے گزار رہے تھے، رمضان المبارک کے بعد بھی اگر اسی طرح ہیں تو سمجھ لیں رمضان المبارک کی ٹریننگ سے ہمارے اندر تبدیلی نہیں آئی۔

سورہ نور آیت نمبر 37۔38:

﴿رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾﴾ (نور:37)

”ایسے آدمی جنہیں سوداگری اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز کے پڑھنے اور زکوٰۃ کے دینے سے غافل نہیں کرتی، اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔“

﴿لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (نور:38)

''تاکہ اللہ انہیں ان کے عمل کا اچھا بدلہ دے اور انہیں اپنے فضل سے اور بھی دے، اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔''

وضاحت:

نیک عمل کے بعد اور خاص طور پر رمضان المبارک کے پورے مہینے میں نیکیوں کی ٹریننگ رہی، تو اگر رمضان المبارک گزرنے کے بعد ہماری مساجد کے ساتھ محبت جاری ہے اور پانچ کی وقت باجماعت نماز کی پابندی جاری ہے تو سمجھ لیں کہ رمضان المبارک کا ہمیں فائدہ ہوا ہے۔

اور اگر رمضان المبارک گیا اور مسجدوں سے چند دنوں کے مہمان نمازی بھی گئے تو سمجھ لیں اس ٹریننگ کا فائدہ نہیں ہوا۔

پہلی نشانی: مسجدوں میں آنا جانا لگا رہتا ہے تو رمضان المبارک کا فائدہ ہوا:

سورۃ التوبۃ 18

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ (التوبۃ:18)

''اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا، سو وہ لوگ امیدوار ہیں کہ ہدایت والوں میں سے ہوں۔''

مسجدوں میں آنا جانا لگا رہے:

مسلم 251

((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ

الدَّرَجاتِ؟ قالُوا بَلَى يا رَسولَ اللّٰهِ، قالَ: إِسْباغُ الوُضُوءِ علَى المَكارِهِ، وكَثْرَةُ الخُطا إلى المَساجِدِ، وانْتِظارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّباطُ۔))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' کیا میں تمہیں ایسی چیز سے آگاہ نہ کروں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیوں نہیں! آپ نے فرمایا:'' ناگواریوں کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مساجد تک زیادہ قدم چلنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، سو یہی رباط (شیطان کے خلاف جنگ کی چھاؤنی) ہے۔''

مسجدوں میں دل لگا رہتا ہے:

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 801

اس روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ، وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: "أَبْشِرُوا، هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: "انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى".))

''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، کچھ لوگ واپس چلے گئے، اور کچھ لوگ پیچھے مسجد میں رہ گئے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ آئے، آپ کا سانس پھول رہا تھا، اور آپ کے دونوں گھٹنے کھلے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' خوش ہو جاؤ! یہ

تمہارا رب ہے، اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا، اور تمہارا ذکر فرشتوں سے فخریہ فرما رہا ہے اور کہہ رہا ہے: فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو، ان لوگوں نے ایک فریضے کی ادائیگی کر لی ہے، اور دوسرے کا انتظار کر رہے ہیں۔''

دوسری نشانی: نیکیوں کی طرف دل مائل ہو جائے:

سورۃ الزمر 23

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝﴾ (الزمر:23)

''اللہ ہی نے بہترین کلام نازل کیا ہے یعنی کتاب باہم ملتی جلتی ہے (اس کی آیات) دہرائی جاتی ہیں جس سے خدا ترس لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کی کھالیں نرم ہو جاتی ہیں اور دل یاد الٰہی کی طرف راغب ہوتے ہیں، یہی اللہ کی ہدایت ہے اس کے ذریعے سے جسے چاہے راہ پر لے آتا ہے، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے راہ پر لانے والا کوئی نہیں۔''

وضاحت: نیکی کی قبولیت کی نشانی ہے کہ دل نرم ہو جائے اور نیکیوں کی طرف مائل ہو جائے۔

خوشی خوشی سے نیکیاں کرتا چلا جائے:

سورہ مزمل میں ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝﴾ (مزمل:1)

''اے چادر اوڑھنے والے۔''

﴿قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝﴾ (مزمل:2)

''رات کو قیام کر مگر تھوڑا سا حصہ۔''

﴿نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝﴾ (مزمل:3)

”آدھی رات یا اس میں سے تھوڑا سا حصہ کم کر دے۔“

﴿اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝﴾ (مزمل:4)

”یا اس پر زیادہ کر دو اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔“

وضاحت:

نبی کریم ﷺ میں نیکی کا اتنا جذبہ اور ذوق شوق تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرما دیا کبھی قیام کم کر لیا کریں کبھی چاہیں تو زیادہ بھی کر لیا کریں۔

ہمارے اندر بھی نیکیوں کا جذبہ اسی طرح بیدار رہنا چاہیے۔

شوق شوق سے نیکیاں کرتا جائے:

بخاری 4837

الراوي: عائشة أم المؤمنين

((أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هذا يا رَسولَ اللَّهِ، وقدْ غَفَرَ اللَّهُ لكَ ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ وما تَأَخَّرَ؟ قالَ: أفلا أُحِبُّ أنْ أكُونَ عَبْدًا شَكُورًا۔))

”عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے قدم پھٹ جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا پھر میں شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں۔“

نیکیوں کا شوق پیدا ہو جائے:

مسلم 595۔ترقیم شاملہ 1347، بخاری 6329

((أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسولَ اللَّهِ ﷺ، فَقالوا: ذَهَبَ

أَهْلُ الدُّثُورِ بالدَّرَجَاتِ العُلَى، وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ، فَقالَ: وَما ذَاكَ؟ قالوا: يُصَلُّونَ كما نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كما نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقالَ رَسولَ اللَّهِ ﷺ: أَفَلا أُعَلِّمُكُمْ شيئًا تُدْرِكُونَ به مَن سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ به مَن بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنكُم إلَّا مَن صَنَعَ مِثْلَ ما صَنَعْتُمْ۔ قالوا: بَلَى، يا رَسولُ اللَّهِ قالَ: تُسَبِّحُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، وَتَحْمَدُونَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً. فَرَجَعَ فُقَرَاءُ المُهَاجِرِينَ إلى رَسولِ اللَّهِ ﷺ، فَقالوا: سَمِعَ إخْوَانُنَا أَهْلُ الأمْوَالِ بما فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ، فَقالَ رَسولِ اللَّهِ ﷺ: ذلكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ۔))

’’کچھ تنگدست مہاجر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی: بلند درجے اور دائمی نعمت تو زیادہ مال والے لوگ لے گئے ! آپ نے پوچھا: ’’وہ کیسے؟‘‘ انھوں نے کہا: وہ اسی طرح نمازیں پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں جبکہ ہم صدقہ نہیں کر سکتے، وہ (بندھے ہوؤں اور غلاموں کو) آزاد کرتے ہیں جبکہ ہم آزاد نہیں کر سکتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تو کیا پھر میں تمھیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جس سے تم ان لوگوں کو پا لو گے جو تم سے سبقت لے گئے ہیں اور اس کے ذریعے سے ان سے بھی سبقت لے جاؤ گے جو تم سے بعد (آنے والے) ہیں؟ اور تم سے وہی افضل ہو گا جو تمھاری طرح عمل کرے گا۔‘‘ انھوں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ! (ضرور بتائیں۔) آپ نے فرمایا: ’’تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح: تکبیر اور تحمید (سبحان اللہ: اللہ اکبر، اور الحمد اللہ) کا ورد کیا کرو۔‘‘

ابوصالح نے کہا: فقرائے مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی جو ہم کرتے ہیں اس کے بارے میں سن لیا ہے اور اسی طرح عمل کرنا شروع کر دیا ہے (وہ بھی تسبیح، تکبیر اور تحمید کرنے لگے ہیں۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت فرمادے۔

وضاحت:

صحابہ کرام میں نیکی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں ذوق شوق تھا جبکہ ہم دنیا داری اور مال بنانے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں لگے ہوئے ہیں۔

تیسری نشانی: اپنے عمل کو بہت بڑا نہ سمجھے:

تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مشہور واقعہ:

صحیح بخاری 5063

((جَاءَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ إلى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، يَسْأَلُونَ عن عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقالوا: وأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟! قدْ غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ وما تَأَخَّرَ، قالَ أحَدُهُمْ: أمَّا أنَا فإنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أبَدًا، وقالَ آخَرُ: أنَا أصُومُ الدَّهْرَ ولاَ أُفْطِرُ، وقالَ آخَرُ: أنَا أعْتَزِلُ النِّسَاءَ فلا أتَزَوَّجُ أبَدًا، فَجَاءَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ إليهِم، فَقالَ: أنْتُمُ الَّذِينَ قُلتُمْ كَذَا وكَذَا؟! أمَا واللَّهِ إنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وأَتْقَاكُمْ له، لَكِنِّي أصُومُ وأُفْطِرُ، وأُصَلِّي وأَرْقُدُ، وأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فمَن رَغِبَ عن سُنَّتي فليسَ مِنِّي۔))

''حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انہوں نے انس بن مالک سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی

طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں نبی کریم ﷺ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی کریم ﷺ سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ ((فمن رغب عن سنتي فليس مني)) میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔''

وضاحت:

اپنے عمل کو کم سمجھ کر تین صحابہ کرام نے ایک رائے قائم کہ ہمیں مزید اعمال کرنے چاہییں۔

اگرچہ عمل کا ارادہ کرنے والے صحابی تھے۔ نیت بھی نیک تھی مگر جو کام سنت نبوی کے خلاف ہو اس کی اجازت نہیں ہے۔

لیکن ان کے ذہن میں بہت سے اعمال کرنے کا جذبہ موجود تھا۔

اپنے عمل کو بہت بڑا اور زیادہ نہ سمجھنے لگ جائے:

السلسلة الصحيحة للالباني 2933

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو قابل استدلال کہا اور شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اسے صحیح وغیرہ کہا ہے

((جاء رجلٌ إلى النبيِّ صلَّى اللّهُ عليهِ وسلَّمَ فقال يا رسولَ اللّهِ إنكَ لَأحبُّ إليَّ من نفسي وإنك لَأحبُّ إليَّ من أهلي وأحبُّ إليَّ من ولدي وإني لَأكون في البيتِ فأذكرُك فما أصبرُ حتى آتيكَ فأنظرُ إليك وإذا ذكرتُ مَوتي وموتَك عرفتُ أنك إذا دخلتَ الجنَّةَ رُفِعتَ مع النَّبيِّينَ وإني إذا دخلتُ الجنَّةَ خشيتُ أن لا أراكَ فلم يردَّ عليه النبيُّ ﷺ شيئًا حتى نزل جبريلُ عليه السلامُ بهذه الآيةِ ﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾))

''ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے میری جان سے زیادہ محبوب ہیں، آپ مجھے میرے اہل سے زیادہ پیارے ہیں اور آپ مجھے میری اولاد سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ مجھے یاد آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہیں ہو پاتا، حتی کہ آپ کے پاس آ جاتا ہوں اور آپ کا دیدار کر کے (سکون پا لیتا ہوں)۔ لیکن جب مجھے اپنی موت یاد آتی ہے تو سوچتا ہوں کہ جب آپ جنت میں داخل ہوں گے تو انبیاء کے ساتھ (بلند مرتبوں پر) فائز ہو جائیں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا؟ نبی کریم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، حتی کہ جبریل علیہ السلام یہ سورہ النساء کی آیت نمبر 69 لے کر نازل ہوئے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

''اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرے، وہ (جنت میں) ان لوگوں کے

ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا، یعنی پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ، اور ان لوگوں کا ساتھ اچھا ساتھ ہے۔''

وضاحت:

اس صحابی کے ذہن میں آیا کہ میرے اعمال بہت کم ہیں۔ میں جنت میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ کیسے پا سکوں گا؟

چوتھی نشانی: نیکیوں پر تکبر اور فخر نہ کرے:

ابوداود 4901 صحیح

((حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: "كان رجلانِ في بني إسرائيلَ مُتآخِينِ، فكان أحدُهما يذنب، والآخرُ مجتهدٌ في العبادة، فكان لا يزال المجتهدُ يرى الآخرَ على الذنبِ فيقول: أَقصِرْ. فوجده يومًا على ذنبٍ فقال له: أقصِر. فقال: خلِّني وربي أبعثتَ عليَّ رقيبًا؟ فقال: واللَّهِ ! لا يغفر اللَّهُ لك۔ فقبض أرواحَهما، فاجتمعا عند ربِّ العالمين، فقال لهذا المجتهدِ: كنتَ بي عالما، أو كنتَ على ما في يدي قادرًا؟ وقال للمذنب: اذهبْ فادخلِ الجنةَ برحمتي، وقال للآخرِ اذهبوا به إلى النارِ۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَت دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بنی اسرائیل میں دو شخص برابر کے تھے، ان میں سے ایک تو گناہ کے کاموں میں لگا رہتا تھا'' اور دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا، عبادت گزار دوسرے کو برابر گناہ میں لگا رہتا دیکھتا تو اس سے کہتا: باز رہ، ایک دفعہ اس نے

اسے گناہ کرتے پایا تو اس سے کہا: باز رہ اس نے کہا: قسم ہے میرے رب کی تو مجھے چھوڑ دے (اپنا کام کرو) کیا تم میرا نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں بخشے گا یا تمہیں جنت میں داخل نہیں کرے گا، پھر ان کی روحیں قبض کر لی گئیں تو وہ دونوں رب العالمین کے پاس اکٹھا ہوئے، اللہ نے اس عبادت گزار سے کہا: تو مجھے جانتا تھا، یا تو اس پر قادر تھا، جو میرے دست قدرت میں ہے؟ اور گنہگار سے کہا: جا اور میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا، اور دوسرے کے متعلق کہا: اسے جہنم میں لے جاؤ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس نے ایسی بات کہی جس نے اس کی دنیا اور آخرت خراب کر دی۔''

پانچویں نشانی: نیکی کر کے کسی پر احسان نہ جتلائے:

سورۃ البقرۃ 262 تا 264

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿262﴾﴾

(البقرہ:262)

''جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں اور نہ ستاتے ہیں، انہیں کے لیے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿263﴾﴾ (البقرۃ:263)

''مناسب بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو، اور اللہ بے پروا نہایت تحمل والا ہے۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ

مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿264﴾ ﴾ (البقرہ:264)

''اے ایمان والو! احسان جتا کر اور ایذا دے کے اپنی خیرات کو ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا، سو اس کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس پر کچھ مٹی پڑی ہو پھر اس پر زور کا مینہ برسا پھر اس کو بالکل صاف کر دیا، ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا ہاتھ بھی نہ لگے گی، اور اللہ کافروں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔''

وضاحت:

نیکی کر کے کسی پر احسان جتلانے سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

سورہ حجرات آیت نمبر 17

﴿ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿17﴾ ﴾ (حجرات:17)

''آپ پر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں، کہہ دو مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتلاؤ، بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی اگر تم سچے ہو۔''

وضاحت:

نیکی پر احسان جتلانے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بننا چاہیے کہ جس نے نیکی کی توفیق دی۔

چھٹی نشانی: دل میں نیکیوں کی محبت اور برائیوں سے نفرت پیدا ہو جائے:

سورہ حجرات آیت نمبر 7

﴿ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾ (حجرات: 7)

''اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے، اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا کہا مانے تو تم پر مشکل پڑ جائے لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں اچھا کر دکھایا ہے اور تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی ہے، یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

وضاحت:

اگر دل میں نیکی کی محبت اور برائی سے نفرت پیدا نہیں ہوئی تو سمجھ رمضان المبارک کا فائدہ نہیں ہوا۔

ساتویں نشانی: نیکیوں کی قبولیت کی دعا کرتا رہے:

سورہ بقرہ 127

﴿وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾﴾ (بقرہ: 127)

''اور جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے، اے ہمارے رب ہم سے قبول کر، بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

وضاحت:

انبیاء کے منہج سے یہ سمجھ لگتی ہے کہ عمل بھی کرنا چاہیے اور ساتھ ساتھ اس کی قبولیت کی دعا بھی کرنی چاہیے۔

آٹھویں نشانی: اہل ایمان ڈرتے رہیں کہ عمل قبول ہوا ہے کہ نہیں؟:

سورۃ المؤمنون آیت نمبر 60۔ 61

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾﴾ (المؤمنون: 60، 61)

ترمذی 3175 صححه الألباني

الراوي: عائشة أم المؤمنين

((سألتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ عن هذِهِ الآيةِ ﴿وَالَّذِيۡنَ يُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّ قُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ﴾ قالت عائشةُ: أَهُمُ الَّذينَ يشربونَ الخمرَ ويسرِقونَ قالَ لا يا بنتَ الصِّدِّيقِ، ولَكِنَّهمُ الَّذينَ يصومونَ ويصلُّونَ ويتصدَّقونَ، وَهُم يخافونَ أن لا تُقبَلَ منهُم أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ))

''ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت ﴿وَالَّذِيۡنَ يُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّ قُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ﴾ ''جولوگ اللہ کے لیے دیتے ہیں، جو دیتے ہیں اوران کے دل خوف کھا رہے ہوتے ہیں (کہ قبول ہوگا یا نہیں)'' (المؤمنون: ٦٠)، کا مطلب پوچھا: کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں، اور چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، صدیق کی صاحبزادی! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، صدقے دیتے ہیں، اس کے باوجود ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ نیکیاں قبول نہ ہوں، یہی ہیں وہ لوگ جو خیرات (بھلے کاموں) میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہی لوگ بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے لوگ ہیں۔''

نویں نشانی: کہیں پھر دوبارہ برائیوں کی طرف پلٹ کر جہنم کی طرف نہ چل پڑے:

صحیح بخاری حدیث نمبر 4538

((قال عُمَر رضي الله عنه يومًا لأصحابِ النَّبيِّ ﷺ: فيمَ تَرونَ هذه الآيةَ نزَلَت: ﴿اَيَوَدُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُۙ لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَ اَصَابَهُ الۡكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَاۤ اِعۡصَارٌ فِيۡهِ نَارٌ فَاحۡتَرَقَتۡ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴿۲۶۶﴾

قالوا: اللّٰهُ أعلَمُ، فغَضِبَ عُمَرُ فقال: قولوا: نَعلَمُ أو لا نَعلَمُ، فقال ابنُ عَبَّاسٍ: في نَفسي منها شَيءٌ يا أميرَ المُؤمِنينَ، قال عُمَرُ: يا ابنَ أخي، قُلْ ولا تَحقِرْ نَفسَكَ، قال ابنُ عَبَّاسٍ: ضُرِبَت مَثَلًا لعَمَلٍ، قال عُمَرُ: أيُّ عَمَلٍ؟ قال ابنُ عَبَّاسٍ: لعَمَلٍ، قال عُمَرُ: لرَجُلٍ غَنيٍّ يَعمَلُ بطاعةِ اللّٰهِ عزَّ وجلَّ، ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ له الشَّيطانَ، فعَمِلَ بالمعاصي حتَّى أغرَقَ أعمالَه.))

''عبید بن عمیر سے روایت کرتے تھے کہ ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آپ لوگ جانتے ہو یہ آیت کس سلسلے میں نازل ہوئی ہے ﴿اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ﴾ ''کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو'' سب نے کہا کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ بہت خفا ہو گئے اور کہا، صاف جواب دیں کہ آپ لوگوں کو اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے یا نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میرے دل میں ایک بات آتی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹے! تمہیں کہو اور اپنے کو حقیر نہ سمجھو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ اس میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیسے عمل کی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ عمل کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ایک مالدار شخص کی مثال ہے جو اللہ کی اطاعت میں نیک عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر اللہ شیطان کو اس پر غالب کر دیتا ہے، وہ گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے اور اس کے اگلے نیک اعمال سب غارت ہو جاتے ہیں۔''

صحیح بخاری حدیث نمبر 7454

الراوي: عبدالله بن مسعود

((فإنَّ أحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بعَمَلِ أهْلِ الجَنَّةِ حتَّى لا يَكونُ بيْنَها وبيْنَهُ إلَّا ذِراعٌ، فَيَسْبِقُ عليه الكِتابُ، فَيَعْمَلُ بعَمَلِ أهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ، وإنَّ أحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بعَمَلِ أهْلِ النَّارِ، حتَّى ما يَكونُ بيْنَها وبيْنَهُ إلَّا ذِراعٌ، فَيَسْبِقُ عليه الكِتابُ، فَيَعْمَلُ عَمَلَ أهْلِ الجَنَّةِ فَيَدْخُلُها۔))

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جو صادق و مصدق ہیں کہ انسان کا نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور راتوں تک جمع رہتا ہے پھر وہ خون کی پھٹکی بن جاتا ہے، پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کی روزی، اس کی موت، اس کا عمل اور یہ کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص دوزخ والوں کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر غالب آتی ہے اور جنت والوں کے کام کرنے لگتا ہے، پھر جنت میں داخل ہوتا ہے۔''

دسویں نشانی: نیکی کرنے کے بعد کثرت سے استغفار کیا کرے:

سورہ بقرہ 199۔200

﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۹۹﴾ (بقرہ:199)

''پھر تم لوٹ کر آؤ جہاں سے لوگ لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگو، بے

شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

﴿فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝۲۰۰﴾

(البقرہ:200)

''پھر جب حج کے ارکان ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے یا اس سے بھی بڑھ کر یاد کرنا، پھر بعض تو یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں دے، اور اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

وضاحت:

ان آیات میں دو مقامات کا ذکر ہے پہلے نمبر پر کہ جب آپ میدان عرفات سے واپس آئیں۔ دوسرا مقام کہ جب آپ سارا حج مکمل کر لیں، دونوں کے بعد حکم ہوا استغفار بھی کریں۔تو پتا چلا کہ ہر نیک کام کے بعد کثرت استغفار کی عادت بھی ڈالنی چاہیے۔

گیارہویں نشانی: نیکیوں پر پکا ہو جائے:

ایمان کی حلاوت اور شیرینی:

بخاری 16

((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ۔"))

تیسری بات:

((وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.))

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا۔''

(ان میں سے) تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 38

الراوي: سفيان بن عبدالله الثقفي

((قُلتُ: يا رَسولَ اللَّهِ، قُلْ لي في الإسْلامِ قَوْلًا لا أسْأَلُ عنْه أحَدًا بَعْدَكَ،

قالَ: قُلْ: آمَنْتُ باللَّهِ، ثم اسْتَقِمْ.))

''حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی پکی بات بتائیے کہ آپ کے بعد کسی سے اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے (ابو اسامہ رحمہ اللہ کی روایت میں ''آپ کے بعد'' کی بجائے ''آپ کے سوا'' کے الفاظ ہیں) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''کہو: آمنت باللّٰہ (میں اللہ پر ایمان لایا)، پھر اس پر پکے ہو جاؤ۔''

وضاحت:

پکے مسلمان کو نیکیوں پر بھی پکا ہونا چاہیے یہ نہ کبھی نماز پڑھ لی کبھی چھوڑ دی۔

بارہویں نشانی: نماز روزے اور نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کرے:

صحیح بخاری حدیث نمبر 6464

((واعْلَمُوا أنْ لَنْ يُدْخِلَ أحَدَكُمْ عَمَلُهُ الجَنَّةَ، وأنَّ أحَبَّ الأعْمالِ إلى اللَّهِ أدْوَمُها وإنْ قَلَّ.))

''اور جان لو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔''

صحیح بخاری حدیث نمبر 1970

((وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إلى النبيِّ ﷺ ما دُووِمَ عليه وإنْ قَلَّتْ، وكانَ إذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا.))

''نبی کریم ﷺ اس نماز کو سب سے زیادہ پسند فرماتے جس پر ہیشگی اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ جب کوئی نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ پڑھتے تھے۔''

صحیح بخاری حدیث نمبر 1152

الراوي: عبدالله بن عمرو

((قالَ لي رَسولُ اللَّهِ ﷺ: يا عَبْدَ اللَّهِ، لا تَكُنْ مِثْلَ فُلانٍ كانَ يَقُومُ اللَّيْلَ، فتَرَكَ قِيامَ اللَّيْلِ .))

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔''

تیرہویں نشانی: نیکیاں اللہ کے لئے چھپالے کہیں ریاکاری کی وجہ سے نیکیاں برباد نہ ہو جائیں:

مسلم 2564

((التَّقْوَى هاهُنا. ويُشِيرُ إلى صَدْرِهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ.))

نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تقوی دل کے اندر ہوتا ہے۔

سورہ نجم آیت نمبر 32

﴿فَلَا تُزَكُّوٓا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾﴾ (نجم:32)

''پس اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو وہ پرہیزگار کو خوب جانتا ہے۔''

وضاحت:

آج کل ہم ساری نیکیاں جب تک فیس بک اور سوشل میڈیا پر نہ ڈال دیں شاید ہم نیکی کو نامکمل سمجھتے ہیں جب کہ یہ نیکیاں اللہ کے لئے کی ہیں تو اللہ کے لئے انہیں خفیہ اور چھپا کے رکھیں۔